کامیابیوں کے سال

قومی یکجہتی

ملک میں **قومی بچتوں کی تحریک** نے نمایاں ترقی کی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ چوتھے پلان کے دوران ان بچتوں کے ذریعے 385 1 کروڑ روپے کی رقم اکٹھی ہوئی جو کہ اس سلسلے میں مقرر کیے گئے نشانے سے 85 3 کروڑ روپے زیادہ تھی۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ 75-1974ء میں ذاتی بچتوں کے ذریعے اکٹھی ہونے والی رقم کل بچتوں کا 62 فیصد حصہ تھی جب کہ 73-1972ء میں یہ نسبت 49 فیصد اور 74-1973ء میں 56 فیصد تھی۔ یہ بات ہمارے اس مقصد کے عین مطابق ہے جس کا مدعا لوگوں میں بچت کی عادت کو فروغ دینا ہے۔

ایمرجنسی اور اس کے ساتھ ہی اقتصادی ترقی اور سماج کے پچھڑے ہوئے طبقوں کی بہبود کے لئے 20 نکاتی پروگرام کے اعلان سے ملک بھر میں ایک نئی فضا پیدا ہو گئی ہے جو کہ چھوٹی بچتوں کے ذریعے اندرونی وسائل کو بروئے کار لانے کے موافق ہے۔

چھوٹی بچت کی اسکیمیں

بھارت سرکار کی چھوٹی بچتوں کی اسکیموں کا بڑا مدعا چھوٹے کسانوں، کارخانوں میں کام کرنے والے محنت کشوں، اوسط گھرانوں کی عورتوں اور اس طرح کے دوسرے افراد کی چھوٹی چھوٹی بچتیں کرنے میں حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ قومی بچتی ادارہ جو اس سلسلے کی مختلف اسکیموں کو

چلا رہا ہے وہ ملک بھر میں 1,16,800 ڈاک گھروں کے ذریعے لوگوں کی چھوٹی بچتوں کی رقوم فراہم کرتا ہے۔ ان میں سے 90 فیصد سے زیادہ ڈاک گھر دیہات میں ہیں۔

یہ بچتی اسکیمیں اس ڈھنگ سے تیار کی گئی ہیں کہ مختلف زمروں کے لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ پہلی اسکیم ڈاک گھر کا سیونگز بنک ہے جس کی شروعات کا تعلق 1834ء میں قائم کئے گئے گورنمنٹ سیونگز بنک سے جوڑا جا سکتا ہے۔ وقت پاکر ڈاک گھر سیونگز بنک میں جمع شدہ رقوم بڑھتی گئیں اور اب یہ رقم 274 1 کروڑ روپے تک پہنچ چکی ہے۔ ابھی تک یہ لوگوں کا ہی سیونگز بنک ہے کیونکہ اس میں 5 روپے کی معمولی رقم سے کھاتہ کھولا جا سکتا ہے اور بعد میں ایک روپے تک کی نقد رقم بھی جمع کرائی جا سکتی ہے۔

ڈاک گھر سیونگز بنک کے کھاتوں پر ملنے والا سود ہمیشہ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ رہا ہے۔ ٹیکس دہندگان کے لئے بھی ایسی اسکیمیں تیار کی گئی ہیں کہ وہ بھی چھوٹی بچتوں کی اسکیموں، قابل ادائیگی ٹیکس سیکورٹیز میں جن پر شرح سود زیادہ ہے (10.25 فیصد سالانہ تک) روپیہ لگائیں۔ ان تمام اسکیموں کے تحت شرح سود کمرشیل بنکوں کی طرف سے دیئے جانے والے سود کے برابر ہے لیکن چھوٹی بچتوں کی اسکیموں پر کچھ خاص رعایتیں بھی دی جاتی ہیں جیسا کہ سود پر ٹیکس سے چھوٹ، دولت ٹیکس سے چھوٹ، قابل ادائیگی ٹیکس آمدنی میں رعایت اور کچھ اور تحفظاتی رعایتیں۔

ڈاک گھر سیونگز بنک کے علاوہ اب چھوٹی بچتیں کرنے والوں کے لئے دس مختلف اسکیمیں چل رہی ہیں۔ ان میں سے آٹھ قسم کی اسکیمیں اکٹھی رقم جمع کرانے سے متعلق ہیں جو ایک، دو، تین، پانچ اور سات سالوں کے بعد واجب الادا ہوتی ہیں اور دو اسکیمیں ماہانہ بچتیں کرنے والوں کے لئے ہیں جو ایک خاص عرصے میں ہر مہینے مقررہ رقوم جمع کرانے کے بعد انھیں مع سود واپس لے سکتے ہیں۔ ایک پبلک پراویڈنٹ فنڈ اسکیم بھی شروع کی گئی ہے یہ اسکیم اسٹیٹ بنک آف انڈیا کے ذریعے چلائی جا رہی ہے اور اس کا مقصد اپنا کاروبار کرنے والے ڈاکٹروں، وکیلوں اور چھوٹا موٹا دھندہ کرنے والے لوگوں سے ان کی باقاعدہ بچت کی صورت میں رقم اکٹھی کرنا ہے۔ اینوٹی سرٹیفکیٹوں کی ایک اور اسکیم ان لوگوں

کے لئے 1975ء کے آخر تک شروع ہو جائے گی جو اب رقم جمع کرا کے کچھ برسوں کے بعد ماہانہ ادائیگی پانا چاہتے ہیں۔

بچتی رقموں میں اضافہ

پلاننگ کمیشن نے یہ محسوس کیا کہ چھوٹی بچتوں کے ذریعے ملک کی ترقی کے لئے وسائل فراہم کرنے کے بھاری امکانات موجود ہیں۔ چنانچہ پہلے پلان میں چھوٹی بچتوں کے ذریعے 225 کروڑ روپے اکٹھے کرنے کا نشانہ مقرر کیا گیا۔ چھوٹی بچتوں کو فروغ دینے کے لئے کچھ خاص قدم اٹھائے گئے جیسا کہ نئے سیونگز سرٹیفکیٹوں کا اجراء مختلف ریاستوں میں رقم جمع کرنے کے نشانے مقرر کرنا، ایجنسی سسٹم کو نئے سرے سے قائم کرنا وغیرہ۔ پہلے پانچ سالہ پلان کے دوران چھوٹی بچتوں کے ذریعے فراہم کی گئی خالص، رقم 242 کروڑ روپے تھی جبکہ اس کا نشانہ 225 کروڑ روپے تھا۔ یہ خالص رقم کل جمع ہونے والی رقم اور اس میں سے نکلوائی گئی رقم کے فرق کے برابر ہوتی ہے۔ اس سے اگلے تین پلانوں میں اس طرح اکٹھی ہونے والی خالص رقم علی الترتیب 400 کروڑ روپے، 575 کروڑ روپے اور 1,385 کروڑ روپے رہی جبکہ اس سلسلے کے نشانے 500 کروڑ روپے، 600 کروڑ روپے اور 1,000 کروڑ روپے کے تھے۔ پانچویں پانچ سالہ پلان کے لئے اس ضمن کا نشانہ 1,850 کروڑ روپے ہے۔

31 مارچ 1975ء کو چھوٹی بچتوں کے تحت فراہم ہونے والی کل رقم تقریباً 3,600 کروڑ روپے تھی جو کہ بھارت سرکار کے چالو مارکیٹ قرضوں کی 6,435 کروڑ روپے کی رقم کے نصف سے زیادہ تھی اور بھارت سرکار کے پراویڈنٹ فنڈ میں جمع 1,291 کروڑ روپے سے تقریباً تین گنا تھی۔

بچتوں کی حوصلہ افزائی کے نئے اقدامات

چھوٹی بچتوں کی تحریک کی پشت پر ایک معاشی و سماجی نظریہ کام کر رہا ہے۔ ترقیاتی

کاموں کے لئے لوگوں کی رضاکارانہ امداد حاصل کرنے پر ہمیشہ زور دیا گیا ہے اور ان پر یہ بات واضح کی گئی ہے کہ انفرادی اور قومی دونوں نقطہ نظر سے چھوٹی بچتیں کس طرح مفید ہیں۔ اس بات کے پیش نظر قومی بچتی ادارے نے کچھ نئی اسکیمیں شروع کی ہیں اور چھوٹی بچتوں میں روپیہ لگانے کی حوصلہ افزائی کے لئے نئی رعایتوں کی پیش کش بھی کی ہے۔ ان میں سے کچھ ایک درج ذیل ہیں:

(الف) **پے رول سیونگز گروپ:** یہ ماہانہ اجرت پانے والے افراد کے گروپ ہوتے ہیں جو اجرتوں میں سے چھوٹی بچتوں کی صورت میں سے ہر مہینے کچھ رقم کٹواتے ہیں ان گروپوں میں قریب قریب تمام صنعتی سیکٹر آجاتا ہے اور ان کی تعداد اب تک 48 ہزار ہے۔ سب سے بڑا گروپ بھیلائی اسٹیل پلانٹ میں ہے جہاں کہ اس کے ملازمین 60 ہزار کھاتوں کے ذریعے بچت کر رہے ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں سب سے بڑا گروپ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی، جمشید پور میں ہے جہاں کہ 36 ہزار ملازمین پے رول سیونگز گروپ کے ممبر ہیں۔

(ب) **مہلا پردھان یوجنا:** مہلا پردھان کشیتریہ بچت یوجنا کا افتتاح پردھان منتری نے اپریل 1972ء میں کیا تھا۔ اس اسکیم کے تحت گرہستی عورتوں سے رابطہ پیدا کرنے، گھریلو بجٹ اور بچتوں کے بارے میں انھیں ضروری واقفیت بہم پہنچانے ان سے بچتی رقمیں اکٹھی کرنے اور انھیں ڈاک گھروں میں جمع کرانے کے لئے خواتین سماجی کارکن بھرتی کی گئیں۔ اس اسکیم سے ایسی بہت سی عورتوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے جو خود ڈاک گھر میں جاکر رقم جمع نہیں کرا سکتیں۔ کارکنوں کو جمع کی گئی رقم پر کمیشن ملتا ہے اور اس کمیشن کی شرح حال ہی میں بڑھا دی گئی ہے۔ فی الحال یہ اسکیم شہری علاقوں تک محدود ہے لیکن اس میں توسیع کئے جانے کے بھاری امکانات ہیں۔

(ج) **سنچائیکا:** یہ ایک اور انوکھی اسکیم ہے جو 1971ء میں شروع کی گئی۔ اس کا مقصد اسکولوں کے بچوں میں کفایت شعاری کی عادت پیدا کرنا اور انھیں یہ بات سمجھانا ہے کہ پیسے کو ٹھیک ڈھنگ سے خرچ کرنے سے کئی مالی مشکلوں سے بچا جا سکتا ہے۔ سنچائیکا اسکول کے بچوں کا سیونگز بنک ہے جسے وہ خود ہی چلاتے ہیں۔ اس بنک کے افسران

بھی بچے ہی ہوتے ہیں اور اس اسکیم کے معاملات کی نگرانی اسکول کے پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر، دو ٹیچروں اور دو طالب علموں پر مشتمل ٹرسٹی کرتے ہیں۔ اسکیم کے ممبران سنچائیکا بینک میں رقم جمع کراتے ہیں، پاس بک حاصل کرتے ہیں اور چیک کے ذریعے یا روپیہ نکلوانے کے فارموں کے ذریعے، اپنی جمع شدہ رقم میں سے روپیہ نکلواتے ہیں۔ ہر موقع پر جمع کی گئی بچتی رقوم ایک ڈاک گھر میں جمع کرادی جاتی ہیں۔ اس اسکیم سے بچوں میں باقاعدہ بچت کرنے کی عادت پختہ ہوتی ہے۔ انھیں روپے پیسے کے خرچ اور بجٹنگ کے ضابطہ کے بارے میں واقفیت ملتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان میں ملک کی معاشی ترقی کی قومی سرگرمیوں میں شریک کار ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ہر سال 15 ستمبر کو سالانہ سنچائیکا دن منایا جاتا ہے اور اس روز کفایت شعاری اور سنچائیکا اسکیم کے طریقہ کار پر تقریروں و مباحثوں اور بچوں میں مقابلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس وقت 84 ہزار اسکولوں میں سنچائیکا اسکیم چل رہی ہے اور 75-1974ء میں ان کے ذریعے 97.50 لاکھ روپے کی رقم اکٹھی ہوئی۔ کچھ ریاستی سرکاروں نے اپنی ریاست کے تمام اسکولوں میں سنچائیکا اسکیم شروع کرنے کی ہدایات بھی جاری کی ہیں۔

(د) **دیہات میں برانچ پوسٹ ماسٹر:** دیہات میں چھوٹی بچتوں کے ذریعے رقمیں اکٹھی کرنے کے لئے برانچ پوسٹ ماسٹروں کی حوصلہ افزائی کے اقدامات کئے گئے ہیں۔ دیہات کے لوگوں میں چھوٹی بچتوں کی اسکیموں کو مقبول بنانے کے لئے ان پوسٹ ماسٹروں کو بتدریج تربیت دی جارہی ہے۔ 75-1974ء میں ان کے ذریعے 6.79 کروڑ روپے کی رقم اکٹھی ہوئی۔

نئے دلکش پہلو

قومی بچتوں کی اسکیموں کو زیادہ دلکش بنانے کے لئے اور ان میں سماجی تحفظ کا

پہلو شامل کرنے کے لئے دو خصوصی رعایتیں دینے کا پروگرام بھی شروع کیا گیا ہے۔ پہلا یہ کہ باتحفظ بچت اسکیم کے تحت پانچ سالہ ریکرنگ ڈپیازٹ کھاتوں میں ہر مہینے 20 روپے تک کی رقم جمع کرانے والا کوئی شخص اگر دو سال تک باقاعدہ ماہانہ قسطیں جمع کراتا رہے اور اس عرصے میں کوئی رقم نہ نکلوائے تو اس کی موت ہو جانے کی صورت میں اس کے کنبے کو فی الفور اس کھاتے کی وہ پوری رقم ادا کر دی جائے گی جو کہ اسے پورے پانچ سال تک قسطیں جمع کرانے کے بعد ملنی چاہئے تھی۔ دوسرے یہ کہ جو کھاتے دار ڈاک گھر سیونگز بنک میں 6 مہینوں کے لئے کم از کم 200 روپے کی رقم جمع رکھتے ہیں ان کے کھاتوں کو انعامی ڈرا میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ ڈرا ہر 6 مہینے کے بعد نکالا جاتا ہے۔ ہر ڈرا میں 11,116 انعامات ہوتے ہیں۔ پہلا انعام ایک لاکھ روپے کا ہوتا ہے اور کل انعامات کی رقم 20 لاکھ 50 ہزار روپے ہوتی ہے۔ اب تک تین ڈرا نکالے جا چکے ہیں اور ان میں پہلے انعامات فیروز آباد (اتر پردیش) اتر در (کرناٹک) اور جگراؤں (پنجاب) کے کھاتے داروں نے جیتے ہیں۔

ریاستی سرکاروں کے تعاون سے کاشتکاروں سے رابطہ پیدا کرنے کی خصوصی مہیں شروع کی گئی ہیں تا کہ انھیں اپنے فاضل روپے کا کچھ حصہ چھوٹی بچتوں کی اسکیموں میں لگانے کی ترغیب دی جا سکے۔ گنا، کپاس وغیرہ اجناس سے متعلق کوآپریٹو مارکیٹنگ سوسائیٹیوں کے ساتھ اس امر کے انتظامات کئے گئے ہیں کہ کاشتکاروں کو دی جانے والی رقم میں سے کچھ حصہ چھوٹی بچتوں کی اسکیموں کے تحت جمع کرنے کے لئے کاٹ لیا جائے۔ قومی بچتی ادارے کی طرف سے صنعتی محنت کشوں کو بھی اس امر کی ترغیب دی جاتی ہے کہ بونس یا اجرتوں کے بقایاجات کی صورت میں انھیں جو رقم ملے اس کا کچھ حصہ وہ چھوٹی بچتوں کی اسکیموں میں لگائیں۔

چھوٹی بچتوں کی اسکیموں کے تحت مرکزی حکومت کو جو کل رقم ملتی ہے اس کا ایک بڑا حصہ ریاستوں کو ترقیاتی اسکیموں کی تکمیل کے لئے طویل المیعاد قرضے کی صورت میں دے دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹی بچتوں کے ذریعے زیادہ سے زیادہ رقم اکٹھی کرنے

کے لئے ریاستوں کی حوصلہ افزائی کے اور اقدامات بھی کئے جاتے ہیں۔

پانچویں پلان کے دوران قومی بچتی ادارہ بچت کرنے والے لوگوں کی تعداد کو آبادی کے پندرہ فیصد تک پہنچا دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ فی الحال یہ تعداد آبادی کا 7 فیصد حصہ ہے۔ پے رول سیونگز گروپ کی اسکیم سے اس وقت 20 فیصد ملازمین مستفید ہو رہے ہیں اور اس تعداد کو 40 فیصد تک پہنچانے کی تجویز ہے۔ مہلا پردھان بچت یوجنا کے ورکروں کی تعداد 4 ہزار سے بڑھا کر 10 ہزار تک کر دینے کا ارادہ ہے۔ اس کے علاوہ سنچائیکا اسکیم کے دائرہ عمل میں ہائی اسکولوں کے کم از کم ایک تہائی طالب علموں کو لانے کی تجویز ہے۔

بچتوں کی تحریک کی کامیابی کا انحصار لوگوں کے تعاون پر ہے۔ گذشتہ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ پانچویں پلان میں چھوٹی بچتوں کے ذریعے 1850 کروڑ روپے اکٹھے کرنے کا جو نشانہ مقرر کیا گیا ہے ہم اس تک پہنچنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

یونٹ ٹرسٹ

چھوٹی بچتوں کی سرمایہ کاری کا ایک اہم ذریعہ یونٹ ٹرسٹ ہے۔ زندگی کے ہر شعبے کے لوگ یونٹ ٹرسٹ آف انڈیا میں سرمایہ لگاتے ہیں۔ اس نے جولائی 1964ء میں کام کرنا شروع کیا اور اب تک تقریباً 200 کروڑ روپے کے وسائل کو یکجا کر چکا ہے۔ یونٹ ٹرسٹ لوگوں کی بچتوں کو پیداآور کارپوریٹ سرمایہ کاری کے لئے استعمال میں لاتا ہے۔ افراد، کمپنیاں، کوآپریٹو سوسائٹیاں اور ٹرسٹ یہ یونٹ خرید سکتے ہیں۔ ایک یونٹ کی قیمت 10 روپے ہے اور یہ 10 کے حاصل الضرب میں بیچے جاتے ہیں۔ کم از کم 10 یونٹ خریدے جانے چاہئیں لیکن ان کی خرید کی کوئی بالائی حد نہیں۔ یونٹ ٹرسٹ کے بمبئی، کلکتہ، نئی دہلی اور مدراس میں واقع دفاتر سے اور ملک بھر میں کئی بنکوں اور ڈاک گھروں سے بیچے جاتے ہیں۔

ڈیویڈنڈ

سرمایہ کاری سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ ٹرسٹ کے انتظامیہ اخراجات کو نکال کر یونٹوں کے مالکوں میں بانٹ دی جاتی ہے۔ یونٹ خریدنے کی تاریخ سے قطع نظر تمام یونٹ خریدنے والوں کو پورے سال کا ڈیویڈنڈ دیا جاتا ہے۔

ٹرسٹ اپنے قیام کے پہلے سال سے ہی ہر سال ڈیویڈنڈ تقسیم کرتا چلا آرہا ہے۔ 1964-65 میں یہ ڈیویڈنڈ 6.1 فیصد تھا جو 1974-75ء میں بڑھ کر 8.5 فیصد ہوگیا۔

davp Designed & produced by the Directorate of Advertising & Visual Publicity, Ministry of I. & B., Govt. of India, New Delhi and printed at India Offset Press, Delhi (Dec. 1975)